سوال

(581) طلاق کی قسم کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم مفتی صاحب! میرا ایک دوست نفسیاتی مریض ہے اور زیر علاج ہے، موصوف کبھی یہ تسلیم نہیں کرتے کہ انہیں کوئی مرض لاحق ہے اور دوا لینے سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کی ہدایت پر ان کی دوا انہیں چائے وغیرہ میں ملا کر ان کی لاعلمی میں دی جاتی ہے اور اگر کبھی دوا نہ دی جاسکے تو ان پر پاگل پن کا شدید دورہ پڑجاتا ہے حتی کہ نوبت گھر والوں کو مارنے پیٹنے اور برتن توڑنے تک جا پہنچتی ہے۔ انہیں کسی طرح شک ہوگیا ہے کہ گھر والے انہیں دوا پلاتے ہیں اور انہوں نے کہہ دیا ''اگر تم میں سے کسی نے مجھے لاعلم رکھ کر دوا دی تو میری بیوی کو طلاق ہے''۔ ان کی ہمشیرہ نے اس انتباہ کے بعد بھی انہیں چائے میں ملا کر دوا دے دی ہے۔ کیا اس طرح طلاق واقع ہوگئی؟ اگر ہاں، تو اس مسئلے کا کیا حل نکالا جائے کیونکہ دوا نہ دینے سے مرض کی شدت میں اضافے کا ڈر ہے۔ براہ مہربانی اس سوال کا جلد از جلد جواب دیجیے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے:

اکثر علماء کرام تو کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہوجائیگی، کیونکہ یہ طلاق شرط پر معلق ہے، اور جب شرط واقع ہوجائے تو طلاق بھی ہوجائیگی۔ المغنی (372/7)

لیکن بعض اہل علم جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں کا مسلک ہے کہ اگر طلاق قسم کی جگہ ہو اور طلاق دینے والا شخص کا مقصد کسی چیز پر ابھارنا اور کسی چیز سے منع کرنا ہو اور اس سے وہ طلاق مراد نہ لے تو قسم توڑنے کے وقت صرف اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی فتوی دیا ہے، اس بنا پر آپ کے دوست کی نیت دیکھی جائیگی، اگر تو اس نے شرط پوری ہونے کی حالت میں طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہوگئی، اور اگر اس نے اپنے آپ یا کسی دوسرے کو کسی چیز سے منع کرنا، یا پھر اپنے آپ یا کسی دوسرے کو کوئی کام کرنے پر ابھارنا مقصود لیا اور طلاق کا ارادہ نہ تھا، پھر اس نے قسم توڑ دی تو اس پر قسم کا کفارہ کی ادائیگی لازم ہے، اور اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔

خاوند کو اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے طلاق کی قسم اٹھانے سے باز رہنا چاہیے، کیونکہ کثرت سے ایسا کرنے سے اپنی بیوی کے ساتھ حرام زندگی بسر کرنے تک لے جا سکتا ہے، اور یہ بیماری آج کل عام ہوچکی ہے، کہ جس بیوی کو خاوند نے کئی بار طلاق دی اس کے ساتھ حرام زندگی بسر کرتا رہتا ہے، اور اپنے آپ کو بھی دھوکہ دیتا اور حرام زندگی گزارتا ہے، اور اولاد بھی حرام پیدا کرتا ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ زانی اور فاجر ہے اور وہ عورت بھی اسی طرح زانیہ اور فاجرہ، وہ اپنے دل میں تمنائیں کرتے پھرتے ہیں، اور اولاد ہونے

کی بنا پر اس چیز سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں، اگر خاوند اپنی زبان کو قسم سے محفوظ رکھے تو اس کا معاملہ بڑا آسان رہتا۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1